سوال

ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا اوراسکی اولاد بھی ہے یہ عورت اپنے اور خاوند کے خاندان کے شہر سے ایک سو کلومیٹر سے بھی زیادہ فاصلہ پر رہتی ہے ، ہمارے ہاں یہاں لبیا میں رواج ہے کہ جب کسی کا خاوند فوت ہوجائے تو تعزیت کی جگہ خاوند کے والد کا گھر ہوتا ہے ، جس نے بھی تعزیت کرنا ہو وہ خاوند کے خاندان کے گھر جائے سوال یہ ہے کہ : خاوند کی وفات کے ابتدائی ایام میں بیوہ عورت کہاں رہے آیا اپنے گھر میں جو خاندان سے سو کلو دور ہے ، یا کہ وہ تعزیت والی جگہ پر رہے اور پھر باقی عدت اپنے گھر گزارے ؟ یہ علم میں رہے کہ خاوند کسی خاص سبب کی بنا پر شہر سے دور رہتا تھا ، ہمارے ہاں اس طرح مشکلات اکثر پائی جاتی ہیں ، برائے مہربانی تفصیلی جواب دیں کر عند اللہ ماجور ہوں

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

درج ذيل حديث كى بنا پر بيوہ عورت اپنى عدت كا عرصہ اپنے خاوند كے گھر ميں ہى مكمل كريگى :

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان كى بہن فريعۃ بنت مالك رضى اللہ تعالى عنہا سے فرمايا :

" تم اپنے اسى گھر ميں عدت مكمل كرو جہاں تمہيں اپنے خاوند كے فوت ہونے كى اطلاع ملى تھى "

سنن ترمذى حديث نمبر (1204) سنن ابو داود حديث نمبر (2300) سنن نسائى حديث نمبر (200) سنن ابن ماجہ حدث نمبر (2031) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے

ضرورت و حاجت كى خاطر بيوہ عورت كے ليے دوران عدت دن كے وقت اپنے گھر سے باہر جانا جائز ہے ، مثلا ضرورى اشياء كى خريدارى كے ليے بازار جانا ، يا پھر كام كے ليے .

ليكن رات كے وقت وہ بغير ضرورت نہيں نكل سكتى مثلا كوئى چور اور ڈاكو اس كے گھر پر دھاوا بول دے تو باہر جا سكتى ہے

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" بيوہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گى ، اور وہ عدت كے عرصہ ميں زينت و زيبائش اور بدن و لباس ميں خوشبو لگانے سے اجتناب كريگى ، نہ تو وہ زينت اختيار كرے گى اور نہ ہى خوشبو لگائيگى ، اور نہ ہى خوبصورت لباس زيب تن كريگى ، اور اپنے گھر ميں ہى رہے گى ، بغير حاجت كے دن كے وقت باہر نہيں نكلے گى ، اور رات كو بھى ضرورت كے بغير باہر نہيں جائيگى

اس كے ليے ہر وہ چيز جائز ہے جو عدت كے علاوہ عرصہ ميں جائز ہے ; مثلا اگر با پردہ ہو كر اسے كسى مرد سے بات چيت كرنا پڑے تو كر سكتى ہے

ميں نے جو كچھ بيان كيا ہے وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سنت ہے اگر كوئى صحابى فوت ہو جاتا تو صحابہ كرام كى بيوياں يہى كيا كرتى تھيں ، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيويوں نے بھى ايسا ہى كيا "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (34/27-28).

تعزیت کے لیے عورت گھر سے نہیں نکل سکتی جیسا کہ سوال میں وارد ہوا ہے؛ کیونکہ جب دوران عدت عورت حج کے لیے گھر نہیں نکل سکتی تو پھر تعزیت کی خاطر سسر کے گھر تو بالاولی نہیں جا سکتی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک عورت اور اس کے خاوند نے حج کا عزم کیا تو شعبان کے مہینہ میں اس کے خاوند کی وفات ہو گئی تو کیا اس کے لیے حج کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

آئمہ اربعہ کے ہاں بیوہ عورت دوران عدت حج کے لیے سفر نہیں کر سکتی "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (34/29).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (72269) کے جواب کا مطالعہ کریں

اصل تو یہ ہے کہ لوگ مصیبت زدہ کے گھر جا کر تعزیت کریں، نہ کہ جسے مصیبت آئی ہے وہ تعزیت کے لیے آنے والوں کو ملنے کسی دوسرے گھر جائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

158544